کے بعد یہ دوسری کتاب ہے جس کے پڑھنے سے ایمان میں حرارت، قوتِ عمل میں جوش اور اسلامی جذبات وحیات میں گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اور علماء ہند کی زندگی کا ایک نہایت اہم اور روشن رُخ سامنے آجاتا ہے۔ علماء ہند کے حالات کے استیعاب میں جو کمی رہ گئی ہے اُن کی خدمات کا بھی ذکر کردیا جائیگا۔

خاکسار تحریک مذہب و سیاست کی روشنی میں | از مولانا محمد منظور نعمانی اڈیٹر الفرقان بریلی

تقطیع کلاں کتابت طباعت اور کاغذ بہتر ضخامت ۱۲۰ صفحات قیمت ۸ ر پتہ :- دفتر الفرقان بریلی۔

خاکسار تحریک عہد حاضر میں مسلمانانِ ہند کے لیے سب سے بڑا فتنہ ہے۔ اس کی ظاہری ٹیپ ٹاپ ایسی دلفریب ہے کہ بعض سادہ لوح اور حقیقتِ حال سے بے خبر مسلمان بری طرح اس کا شکار ہوجاتے ہیں۔ مولانا نعمانی نے اسی کی قلعی کھولنے کے لیے یہ کتاب تصنیف کی ہے جس میں مذہبی اور سیاسی دونوں پہلوؤں سے اس تحریک کی رکاکت ومضرت پر تفصیلی اور مدلل بحث کی ہے اور خود بانی تحریک کے اقوال وافعال اور اُس کی تحریروں سے ثابت کیا ہے کہ اس تحریک کی بنیاد سفسطہ، مکروفریب، جھوٹ، دروغ گوئیوں، اور تہمت تراشیوں پر قائم ہے۔ جو نوجوان اس تحریک کے ورزشی اور نام نہاد تنظیمی پروگرام سے مرعوب ہیں اُنہیں اس کتاب کے مطالعہ سے واضح ہوگا کہ خاکسار تحریک گو بظاہر جسموں کو موزوں اور مضبوط بنانا چاہتی ہو مگر دراصل وہ اسلامی روح کو در پردہ کس طرح مضمحل کرکے اس میں زہریلے جراثیم پیدا کررہی ہے۔ خاکسار تحریک کے اس شوروغل کے زمانہ میں ہر مسلمان کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا ضروری اور ازبس مفید ہوگا۔

حج کی کتاب | از مولانا محمد صدیق صاحب نجیب آبادی۔ پاکٹ سائز ضخامت ۲۰۸ صفحات

کتابت طباعت اور کاغذ متوسط۔ مدرسہ صدیقیہ پھاٹک حبش خاں دہلی سے مفت ملتی ہے۔ بیرونی اصحاب کو محصول ڈاک بھیجنا چاہیے۔ اس کتاب میں حج عمرہ اور زیارت مدینہ طیبہ کے ضروری

اور صحیح مسئلے مع ماثورہ دعاؤں اور اداءِ حج وعمرہ کی ترکیبوں کے عام فہم اور سلیس زبان میں لکھے گئے ہیں حاجیوں کے لیے اس کتاب کو اپنے ساتھ رکھنا فائدہ مند ہوگا۔

برگِ سبز | تالیف خواجہ احمد الدین صاحب امرتسری۔ تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۴۸۔ کتابت طباعت متوسط۔ قیمت ۲ر پتہ :۔ دفتر امت مسلمہ امرتسر۔

امرتسر میں اہل قرآن کی ایک انجمن "اُمت مسلمہ" ہے، اس انجمن کا ماہوار رسالہ "البیان" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب اسی رسالہ کے ستمبر نمبر کی جگہ شائع کی گئی ہے۔ یہ ٹریکٹ علم میراث پر ایک عقلی مقالہ کی حیثیت سے شائع کیا گیا ہے۔ تقریب کی سطروں میں ظاہر کیا گیا ہے کہ "اس مضمون کا اصل مسودہ جناب حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری کے پاس سالہا سال سے رکھا ہوا تھا، کیونکہ یہ مضمون دراصل حافظ صاحب موصوف ہی کی تحریک سے لکھا گیا تھا"

مضمون کا عنوان اگرچہ "علم میراث پر ایک عقلی مقالہ" ہے تاہم جہاں تک بحثوں کی رُوح کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ جمہور اُمت نے مسائل میراث کو قرآن وسنّت کی روشنی میں اب تک جس نہج سے سمجھا تھا وہ سرتاسر غلط ہے۔ چنانچہ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے "لوگوں کی عادت ہے کہ وہ صرف اپنے فرضی ذوی الفروض اور تعصّبی عصاب اور وہمی اولوا الارحام کی من گھڑت اصطلاحات کو ہی اپنے دلائل بناتے ہیں" صفحہ ۳۳۔ دوسری جگہ ارشاد ہے "عصبات بھی جن کو اصل حقداروں سے مال نکال کر دیا جاتا ہے سرتاپا باطل ہیں" صفحہ ۴۰۔ ایک اور موقعہ پر تحریر ہے "پس ماں، باپ، بیٹیاں وغیرہ سب اولوا الارحام ہیں۔ مگر لوگوں کی عام اصطلاح یہاں بھی اُلٹی ہے۔ اُن کے نزدیک اولوا الارحام وہ ہیں جو نہ ذوی الفروض ہوں اور نہ عصبات الخ" صفحہ ۲۷۔

غرضکہ تمام رسالہ اسی رنگ کے مناظرانہ حملوں، طعنوں اور تعلیوں سے بھرا ہوا ہے۔ ہمارے خیال میں ایسے انداز تحریر کے لیے اس دور کے علمی اور سنجیدہ طبقوں میں کوئی جگہ نہیں ہو سکتی۔ اختلافی مسائل